بنیاد جلد سوم شمارہ:۱، ۲۰۱۲ء

سیّد نعمان الحق

طاسین الازل والالتباس ، ابن منصور حلاج
تحقیقی متن ، ترجمہ

ابن منصور حلاج (م ۹۲۲ ش ع) کی کتاب الطواسین کا تحقیقی عربی متن (critical edition) دنیائے اردو میں اب تک شائع نہیں ہوا ہے۔ مثلاً بہت عرصہ ہوا جیلانی کامران نے جو خوب صورت تراجم اس کتاب کے کچھ حصوں کے کیے تھے وہاں بھی عربی متن نہیں ہے[1]۔ ۱۹۸۳ء میں عتیق الرحمٰن عثمانی نے طواسین کا جو متن شائع کیا تھا[2] وہ دراصل لوئی ماسی نیوں (م ۱۹۶۲ ش ع) کا متن ہے جو اس عظیم فرانسیسی اسکالر نے روزبہان بقلی کے واجبی فارسی ''ترجمے'' کے ساتھ ۱۹۱۴ء میں شائع کیا تھا[3]۔ افسوس یہ کہ عثمانی صاحب کا متن بھی تحقیقی متن نہیں۔ اس میں وہ تمام غلطیاں موجود ہیں جو ماسی نیوں کے متن میں تھیں اور چونکہ لاہور میں چھپی ہوئی اس کتاب کی طباعت بہت ناخوشگوار ہے سو اس کا پڑھنا بھی آسان نہیں۔

میں نے کتاب الطواسین کا جو متن یہاں دیا ہے اس میں نہ صرف بقلی کا متن پیش نظر ہے بلکہ ۱۹۹۸ء میں بیروت سے سعدی ضناوی کا جو تازہ ترین متن آیا تھا[4] میں نے اسے بھی سامنے رکھا ہے اور کہیں کہیں ان دونوں نسخوں

سے اختلاف بھی کیا ہے۔ چنانچہ اردو دنیا میں پہلی بار کتاب الطواسین کا تحقیقی متن شائع کیا جا رہا ہے۔

چونکہ یہاں میں نے اس کام کو تحقیقی ادب کے بجائے تخلیقی ادب کے زمرے میں رکھا ہے۔ چنانچہ میں نے وہ تمام بھاری حواشی اس میں شامل نہیں کیے ہیں جن میں گوناگوں رموز، اشارات اور کنایات ہیں، ان سے یہ بوجھل ہو جاتا۔ ساتھ ہی خیال رہے کہ یہاں صرف ایک طاسین کا متن اور میرا ترجمہ دیا جا رہا ہے۔

ایک چھوٹا سا جملہ اپنے ترجمے کے بارے میں یہ عرض کر دوں کہ اگرچہ کتاب الطواسین نثر کی کتاب ہے میں نے اس کی یوں پارہ بندی کی ہے جیسے یہ ایک طویل نظم ہو۔ گویا ترجمہ آزاد ہے، تخلیقی نوعیت کا ہے۔

سید نعمان الحق

حواشی

(۱) جیلانی کامران، ''''کتاب الطواسین'' کے تین باب'' سویرا ۵۴، ۵۳ (مارچ ۱۹۷۷ء): ۲۵-۳۷۔

(۲) حسین بن منصور حلاج، طواسین تحقیق و ترجمہ عتیق الرحمٰن عثمانی (لاہور: المعارف، ۱۹۸۳ء)۔

(۳) al Hallaj, *Kitab al Tawasin*, ed. L. Massignon (Paris: Librairie Paul Geuthner, 1913).

(۴) ابن منصور حلاج، دیوان الحلاج جمعہ سعدی ضناوی (بیروت: دار صادر، ۱۹۹۸ء)۔

بنیاد جلد سوم شمارہ:۱، ۲۰۱۲ء

طاسین الازل و الالتباس

تحقیق متن ، ترجمہ

سید نعمان الحق

طاسين الأزل و الالتباس

فی فهم الفهم،

فی صحّة الدعاوی

بعكس العكس

۱ قال العالمِ السيّد الغريب ابو المغيث حسين بن منصور الحلّاج
احسن الله مثواه،
قدّس الله روحه:
ما صحّت الدعاوی لأحد الّا لابليس
و أحمد ﷺ،
غير أن ابليسَ سقط عن العين
و أحمد ﷺ كُشف له عن عين العين.

۲ قيل لابليسَ: "اسجُدْ"
و لأحمد ﷺ "انظُرْ"
هذا ما سَجَدَ
و أحمد ﷺ ما نَظَرَ،
ما التفتَ يميناً و لا شَمالاً،
﴿ما زاغَ البصر و ما طغى﴾ [1]

۱ سورة النجم، ۱۷

ازل اور التباس کی طاسین

فہم کی فہم کے بارے میں،

دعووں کی درستی کے بارے میں،

جو عکس کے عکس میں ہے

۱ عالمِ یگانہ، سزاوارِ تکریم، ابوالمغیث حسین ابن منصور حلاج نے کہا،
خدا ان کی آرام گاہ کو خوشگوار بنائے
اور ان کی روح کو تقدیس عطا کرے—
سوائے ان دعووں کے جو ابلیس نے کیے
اور جو احمد نے کیے، ان پر صلوٰۃ و درود،
کسی کے دعوے درست نہیں نکلے—
مگر فرق یہ ہے کہ ابلیس مقامِ ذات سے گر پڑا اور
احمد پر، جس کے لیے صلوٰۃ و درود، ذاتِ مطلق کا مقام کھول دیا گیا—

۲ ابلیس سے کہا گیا— ''سجدہ کر!''
اور احمدؐ سے کہا گیا— ''دیکھ!''
اس نے سجدہ نہیں کیا
اور احمدؐ نے نگاہ نہیں کی—
نہ وہ دائیں طرف جھکا، نہ بائیں طرف،
''اس کی نگاہ نہ تو بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔'' [1]

۱ سورۃ النجم، آیت ۱۷

٣ أمّا ابليس
فانّه ادّعى تكبّره
و رجع الى حَولِهِ۔

٤ و أحمدﷺ
ادّعى تضرّعه
و رجع عن حولِهِ۔

٥ بقوله:
"بك أحول، و بك أصول"
و بقوله:
"يا مقلّب القلوب"
و قوله: "لا احصى
ثناء عليك"۔

٦ و ما كان فى أهلِ السماءِ مُوَحدٌ
مثلُ ابليس۔

٧ حيث البِسَ عليه العين،
و هجر اللحوظ و الألحاظ
فى السر،
و عَبَدَ المعبودَ
على التجريد۔

۳ سو ابلیس—
تو اس نے از روئے تکبر دعویٰ کیا،
اور تکبر کی لپیٹ میں واپس چلا گیا—

۴ اور احمدؐ نے، ان پر صلوٰۃ و درود،
از پئے فروتنی دعویٰ کیا،
اور فروتنی کی گرفت سے باہر نکل آئے!

۵ سو انہوں نے یوں کہا کہ —
''میں تیری ہی طرف پلٹتا ہوں اور اپنے آپ کو تجھ پر ہی وارتا ہوں۔''
اور یوں پکارا کہ—
''اے دلوں کو پھیرنے والے!''
اور پھر یوں کہا کہ—
''میں کیا جانوں کہ تو جس ثناء کا سزاوار ہے۔
اس کا احاطہ کیوں کر کروں!''

۶ ادھر آسمان کے باسیوں میں خدا کی یکتائی اور اکائی کو سمجھنے اور ماننے والا
ابلیس جیسا کوئی اور نہیں—

۷ وہ یوں کہ حقیقتِ ذات کو اس سے چھپا لیا گیا
اور اس طرح وہ جو سربستہ راز رہا،
اسے دیکھنے سے اس کو روک دیا گیا—
وہ سب سے الگ ہو کر دور ہو گیا،
اور اسی کی پرستش کرنے لگا
کہ جو پرستش کا سزاوار ہے!

۸ ولُعِنَ حين
و صَلَ التفريد،
و طرد حين
طلب المزيد۔

۹ فقال له: "اسجُد"
قال : "لا غير"،
قال له: ﴿وان عليك لعنتى﴾ [1]
قال: لا ضير،
مالى الى غيرك سبيل،
و انّى محبّ ذليل۔

۱۱-۱۰ قال له: "استكبرت"
قال: لو كان لى معك لحظه لكان يليق
بى التكبّر و التحيّر!
فكيف وقد قطعت معك الأدهار؟
فمَن أعزّ منى و أجلّ؟ و أنا الذى عرفتك، فى الأزل:
﴿أنا خيرٌ منه﴾ [2]،
لأنّ لى قدمة فى الخدمة،
و ليس فى الكونين
أعرف منى بك۔

۱ سورة ص، ۷۸
۲ سورة الأعراف، ۱۲

۸ جب وہ وہاں پہنچا جہاں اس نے خدا کو
ساری کائنات سے الگ کر کے پہچان لیا تھا،
تو اس پر لعنت کی گئی—
اور جب اس نے کہا کہ
مجھ پر لعنت اور ہو،
تو اس کو دھتکار دیا گیا!

۹ خدا نے اس سے کہا ''آدم کو سجدہ کر!''
اس نے کہا ''تیرے سوا کسی اور کو ہرگز نہیں!''
خدا نے کہا ''اگر چہ تجھ پر میری لعنت ہو؟'' [1]
اس نے کہا— ''اس سے میرا کیا بگڑے گا!
میرے لیے سوائے اُس راستے کے
جو تیری طرف جاتا ہے
کوئی اور راستہ ہے ہی نہیں!
میں تو وہ عاشق ہوں کہ جس نے
بڑی ذلت اٹھائی ہے!''

۱۱-۱۰ خدا نے کہا ''تو نے استکبار کیا!''
اس نے کہا ''اے کہ تیرے اور میرے درمیان بس اگر ایک نگاہ بھی باہم ہوتی
تو میں تکبر اور تحیر کا سزاوار ہو جاتا—
مگر میں تو وہ ہوں جو تجھ کو دہر کی آفرینش سے بھی پہلے
خوب اچھی طرح جانتا تھا!
اور 'میں آدم سے بہتر ہوں!' [2]
کیوں کہ میں تیری خدمت میں آدم سے بھی پہلے تھا

۱ سورۂ ص، آیت ۷۸
۲ سورۃ الاعراف، آیت ۱۲

و لی فیك ارادة

و لك فی ارادة،

ارادتك فی سابقة،

و ارادتی فیك سابقة؟،

ان سجدت لغیرك

و ان لّم أسجُدُ،

فلا بدَّ لی من الرجوع

الی صادق الأصل،

لأنّك خلقتنی من النار،

و النار ترجع الی النار

و لك التقدیر و الاختیار۔

۱۲ و قال:

فما لی بَعدٌ بعد

بُعدِكَ بعدها

تیقنت أن القرب

و البعد واحد

و اِنی و ان اهجرتُ

فا لهجرُ صاحبی

و كیف یصحُّ الهجر

و الحسبّ واحدُ

لك الحمد فی التوفیق

فی محض خالص

لعبد زكیّ ما لغیرك ساجد۔

اور دونوں جہان میں کوئی ایسا نہیں جو تجھ کو

مجھ سے زیادہ جانتا ہو!

مجھ میں تیرے لیے ارادت ہے،

تجھ میں میرے لیے ارادت ہے،

اور دونوں، تیری ارادت اور میری ارادت،

آدم سے پہلے ہیں۔

اگر میں تیرے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرتا،

اگرچہ میں نے یہ سجدہ نہیں کیا،

تو میرے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ میں

اپنی اصل کی سچائی کی طرف لوٹ جاتا!

اے! کہ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے،

اور آگ تو آگ کی طرف لوٹتی ہے!

تو نے ہی تو یہ تقدیر بنائی ہے، اور

تیرے ہی پاس تو اختیار ہے!

۱۲ جب تو مجھ سے دور ہو گیا

تو میرے لیے اب اور کوئی دوری نہیں رہی

یقین ہوا مجھ کو کہ

قرب اور بُعد ایک ہی ہیں۔

اگر میں تجھ سے دور کر دیا گیا،

تو ہجر ہی میرا ساتھی ہے!

تجھ سے دوری اور تجھ سے محبت—

ان کا ایک ہونا

اور کیوں کر درست نکلے؟

تمام تعریف تیرے لیے

١٣ التقى موسى (عليه السلام) وابليس
على عقبة الطور
فقال: يا ابليس
مامنعك عن السجود؟
فقال: "منعنى الدعوى بمعبود واحّد،
ولو سجدت لآدم
لكنت مثلك،
فانّك نودِيت
مرّةً واحدةً
﴿انظر الى الجبل﴾[١]
فنظرت،
ونُوديت
أنا ألف مرّة أن أسجُد
فما سجدت لدعوىٰ بمعناى".

١٤ فقال له:
"تركت الأمر"
قال:
"كان ذلك ابتلاء لا أمراً"
فقال له لا جرَمَ
قد غيّر صورتك۔
قال له:
"يا موسى ذا تلبيسٌ

١ سورة الأعراف، ١٤٣

ایسی توفیق دینے پر کہ جو ہر طرح کی کھوٹ سے
پاک صاف ہے!
ایسے بے داغ بندے کو یہ توفیق دینے پر
کہ جو سوائے تیرے، کسی اور کے آگے
سجدہ ریز نہیں!"

۱۳ کوہ طور کی ڈھلان پر موسیٰ کی ملاقات، ان پر سلامتی ہو، ابلیس سے ہوئی۔
انہوں نے پوچھا
"اے ابلیس، تجھ کو کس چیز نے سجدے سے باز رکھا؟"
اس نے کہا
"مجھے باز رکھا میرے اس دعوے نے کہ معبود یکتا و یگانہ اور صرف ایک ہے۔
اگر میں آدم کے آگے سجدہ کر لیتا
تو بس آپ کی طرح ہو جاتا!
'آپ کو ایک ہی بار آواز دی گئی —
'اے موسیٰ! پہاڑ کی طرف دیکھ!'[۱]
اور آپ نے پہاڑ کی طرف دیکھ لیا۔
ادھر میں ہوں کہ مجھ کو ہزار بار پکارا گیا کہ
آدم کو سجدہ کر،
مگر میں نے اُس دعوے کا بھرم رکھا
جو میرے وجود کے ضمیر میں ہے،
اور آدم کو سجدہ نہیں کیا!"

۱۴ موسیٰ نے اس سے کہا
"تو نے ایک خدائی فرمان کی خلاف ورزی کی!"

۱ سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۳

وهذا تلبّس والحال
لا مُعَوّل عليه
لأنّه يحول،
لكنّ المعرفة كما كانت،
ما تغيّرت وان
كان الشخص تغيّر"

۱۵ فقال موسى:
"الآن تذكُرُه؟"
فقال:
يا موسى
الذّكرِ لا يُذكَر،
أنا مذكور
و هو مذكور۔
وقال:
ذكرُهُ ذكري
و ذكري ذكرُهُ
هل يكون
الذاكران الّا معا؟
خدمتي الآن أصفى،
ووقتي أحلى،
وذكري أحلى لأنّي
كنت أخدمه في القِدمِ
لحظّي والآن أخدمهُ لحظهِ۔

اس نے کہا ''وہ آزمائش تھی، فرمان نہیں تھا!''
موسیٰ نے کہا ''مگر اتنا تو ضرور ہے کہ تیرا چہرہ کچھ کا کچھ ہو گیا،
تیری ہیئت کچھ کی کچھ ہو گئی!''
اس نے کہا ''اے موسیٰ! یہ نگاہ کا دھوکہ ہے،
اور میرا حال جو نظر آتا ہے اس پر بھی بھروسا کیا
کہ وہ بدلتا رہتا ہے۔
مگر وہ معرفت جو مجھ کو نصیب ہوئی ہے،
وہ ویسے ہی درست رہتی ہے
معرفت نہیں بدلتی بلکہ
وہ شخص جس کو معرفت دی گئی، وہ شخص بدل جاتا ہے۔''

۱۵ موسیٰ نے پوچھا—
''اے ابلیس! کیا تو اُس کو اب بھی یاد کرتا ہے؟''
اس نے کہا— ''یا موسیٰ!
جو خود ہی سراپا یاد ہو،
اس کے لیے یاد آوری مجھے کیوں درکار ہو؟
ویسے یوں ہے کہ یاد کیا جاتا ہوں میں
اور یاد کیا جاتا ہے وہ،
اُس کو یاد کرنا، مجھ کو یاد کرنا ہے،
مجھ کو یاد کرنا، اس کو یاد کرنا ہے،
پھر یہ کیسے ہو کہ ایک سے، دوسرے کو، یاد کیے جانے والے
ہم دونوں، وہ اور میں—
باہم نہ ہوں؟
اب تو میں وہ نوکر ہوں کہ جس کی خدمت پاکیزہ تر ہو گئی ہے،
میرا روزگار روشن تر ہو گیا ہے،

١٦ رفعنا الطمع
عن المنع والدفع
و الضرّ و النفع ...
أفردني أوجدني،
حيّرني، طردني
لئلّا أختلط
مع المخلصين،
منعني عن الأغيار لغيرتي،
غيرني لحيرتي،
حيرني لغربتي،
غرّبني لخدمتي،
حرّمني لصحبتي،
قبحني لمدحتي،
أحرمني هجرتي،
هجرني لمكاشفتي،
كاشفني لوصلتي۔
واصلني لقطيعتي،
قطعني لمنع منيتي۔

١٧ وحقّه
ما أخطأتُ في التدبير،
ولا رددتُ التقدير،
ولا باليتُ بتغير التصوير
و لا أنا على

اور میرا یاد کیا جانا خوش تر ہو چکا ہے!
اور وہ یوں کہ زمان و مکان کی تخلیق سے پہلے تو
میں اپنی خوش بختی کے لیے اس کی خدمت کرتا تھا
اور اب ـــ بس،
صرف اس کی خوشنودی کے لیے
اس کا خدمت گار رہوں!''

۱۶ ''وہ سب کچھ کہ جس سے روکا گیا اور وہ جو خود روک بن جاتا ہے
اور وہ سب کچھ کہ جس سے گھاٹا ہوا، اور وہ جو نفع دیتا ہے،
ان کے بیچ سے میں نے لالچ کو اٹھا دیا ہے!
اس نے مجھے سب سے الگ کیا،
مجھے وجد میں لے آیا، مجھے حیران کیا،
پھر مجھے دھتکار دیا تاکہ میں ان میں نہ گھل مل سکوں
کہ جن کے دل پاک صاف ہیں۔
اور میرے اشک کی پاداش میں
اس نے مجھے غیروں کے ساتھ ملنے سے روک دیا!
اور میرا چہرہ بگاڑ دیا، چونکہ میں حیرت میں تھا!
اور میں حیرت میں اس لیے تھا کہ
مجھے اپنے گھر سے دور کر دیا گیا تھا،
اور مجھے اپنے گھر سے دور کیا گیا تھا
بس اپنی خدمت گاری کی پاداش میں!
اور پھر میری ہم نشینی کی پاداش میں
میرے ساتھ ہر طرح کے میل جول پر پابندی لگا دی گئی!
میں اس کے بڑائی کے گُن گاتا تھا،

سو مجھے پست کر دیا گیا!
میں اس کے ہجر میں دل گرفتہ ہوا
سو مجھے محروم کر دیا گیا!
اور مجھے ہجر میں اس لیے گرفتار کیا گیا،
کیونکہ میں نے چھپی ہوئی چیزوں کو بے پردہ دیکھ لیا تھا!
اور چونکہ میں وصل کی منزل تک آ گیا تھا
سو میرے سارے بھید کھول دیے گئے!
اور وصل مجھے اس لیے دیا گیا تھا،
تا کہ مجھے کاٹ کر الگ کر دیا جائے!
اور مجھے کاٹ کر اس لیے الگ کیا گیا تھا
تا کہ آرزوؤں کا دامن مجھ سے چھوٹ جائے!''

۱۷ ''قسم ہے،
اس کی اپنی سچائی کی!
میں نے اپنی تدبیر میں کوئی خطا نہیں کی،
اور نہ وہ تقدیر جو پہلے سے میرے لیے طے کر دی گئی تھی
میں نے اس کو رد کیا —
میں نے اس بات کی کوئی پروا نہیں کی کہ
میرا چہرہ بگڑ جائے گا —
میرے لیے تو جو لکھ دیا گیا تھا،
بس وہی میری تقدیر ہے۔
قسم ہے،
اس کی اپنی سچائی کی!
کہ اگر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے
کبھی نہ ختم ہونے والے وقت کی تمام بے کرانیوں میں

هذه المقادير بقدير،
ان عذبني بناره أبد الأبد،
ما سجدت لأحد
ولا أذلَّ لشخصٍ
و حسد،
ولا أعرف ضدّاً
ولا ولداً،
دعويٰ دعوى الصادقين،
وأنا في الحبّ
من السابقين،
كيف لا؟

۱۸ قال الحسين بن منصور الحلّاج رحمه الله:
و في أحوال
عزازيل أقاويل:
أحدها أنّه
كان في السماء
داعيا و في الأرض داعياً،
في السماء
دعا الملائكة
يريهم المحاسن،
و في الأرض دعا الانس
يريهم القبائح۔

١٩ لأنّ الأيشاء تُعرف بأضدادها
والثوب الرقيق
ينسج من وراء المسح الأسود
فالملك يعرض المحاسن
و يقول للمحسن
"ان فعلتها جُزيت"
و ابليس يعرض القبائح
و يقول"ان فعلتها جزيت مر موزا"
و من لا تعرف القبيح
لا يعرف الحسن۔

٢٠ قال أبو عمارة الحلّاج
و هو العالمِ الغريب:
تناظرتُ مع ابليس
و فرعون في باب الفتوة،
فقال ابليس:
"ان سجدتُ سقط منى اسم الفتوة"،
وقال فرعون:
"ان آمنت برسوله اسقِطتُ من منزله الفتوة"۔

٢١ وقلتُ أنا:
ان رَجَعتُ
عن دعوئ
وقولی سقطتُ

وہ اپنی آگ میں مجھے عذاب دیتا چلا جائے،
تو بھی میں کسی اور کے آگے سجدہ نہیں کروں گا!
اور نہ کسی شخص کے سامنے، نہ کسی مٹی کے پیکر کے سامنے
جھکوں گا! میں کسی کو اس کا مدِمقابل نہیں جانتا، اور
نہ کسی کو اس کا بیٹا مانتا ہوں!
میرا دعویٰ وہ دعویٰ ہے کہ جو سچ بولنے والے کیا کرتے ہیں
اور اپنی محبت میں،
میں ان کے آگے آنے والوں میں سے ہوں جن کو آدم سے پہلے تخلیق
کیا گیا تھا! اور ایسا کیوں نہ ہو؟''

۱۸ الحسین ابن منصور حلاج کہتے ہیں، ان پر خدا کی رحمت!
عزازیل کے بارے میں کہ یہی ابلیس کا اولین نام تھا، اور بھی بہت سی باتیں
کہی جاتی ہیں۔ ان میں ایک یہ ہے کہ وہ آسمانوں میں اور زمین پر صلاح کاری
کا داعی مقرر ہوا، آسمانوں میں وہ فرشتوں کو محاسن دکھا کر خوش عملی کی طرف بلاتا
ہے اور زمین پر انسانوں کو وہ دکھا کر کہ جو قبیح ہے!

۱۹ اور وہ یوں ہے کہ
اس دنیا میں چیزیں اپنی الٹ سے شناخت ہوتی ہیں۔
جیسے سفید باریک ریشم کی بُنائی تب ہی ہو سکتی ہے
جب وہ موٹے اور کھردرے کالے دھاگوں کی پشت پر کی جائے —
جب فرشتے اچھائیاں سامنے لاتے ہیں
تو اچھائی کرنے والے سے کہتے ہیں —
''یوں کرو گے تو جزا پاؤ گے!''

من باب الفتوة:

٢٢ وقال ابليسُ:
﴿أنا خيرٌ منهُ﴾[١]
حين لم يرَ غيرَه غيراً،
وقال فرعون:
﴿ما علمتُ لكم من اله غيرى﴾[٢]
حين لم يعرِفُ
فى قومه يميّز
بين الحقّ و الباطل۔

٢٣ وقلت أنا:
"ان لم تعرفوه
فاعرفوا أثره،
وأنا ذلك الأثر،
وأنالحقّ،
لأنّي ما زلت
أبداً بالحقّ حقّاً"۔

٢٤ فصاحبى
وأستاذى ابليس و فرعون

١ سورة الأعراف،١٢
٢ سورة القصص،٣٨

لیکن جب عزازیل انسانوں کے سامنے برائیاں لاتا ہے تو یوں کہتا ہے کہ —
''یوں کرو گے تو بدلہ پاؤ گے کیونکہ
برائیوں میں اشارے پنہاں ہیں۔''
جو قبیح کو نہیں جانتا وہ حسن والے کو کیوں کر جانے!

۲۰ ابو عمارہ الحلاج کہ جو یگانہ روزگار عالم ہیں، مزید کہتے ہیں —
جواں مردی کے بارے میں ابلیس اور فرعون سے میری نوک جھونک ہوئی۔
ابلیس بولا ''اگر میں آدم کو سجدہ کر لیتا تو
جواں مردی کے نام سے بھی مجھے کوئی واسطہ نہیں رہ جاتا۔''
اور فرعون نے کہا —
''اگر میں خدا کے رسول پر ایمان لے آتا
تو جواں مردی کی منزل سے گر پڑتا!''

۲۱ اور میں نے کہا کہ اگر
میں اپنے دعووں سے اور اپنے قول سے پھر جاؤں تو
جواں مردی کی جولاں گاہ سے میں خود بھی ٹوٹ کر گر جاؤں گا!

۲۲ جب ابلیس نے یہ کہا کہ ''میں آدم سے بہتر ہوں''[۱]
تو وہ اپنے علاوہ کسی اور کو نہیں دیکھ پایا تھا۔
اور جب فرعون نے کہا کہ
''اپنے سوا میں تم لوگوں کے لیے کسی اور خدا کو نہیں جانتا''[۲]
تو وہ اپنی قوم میں کسی بھی ایسے کو نہیں جان پایا تھا کہ
جو حق اور باطل میں تمیز کر سکے —

۱ سورۃ الاعراف، آیت ۱۲
۲ سورۃ القصص، آیت ۳۸

و ابلیس
هُدّد بالنار
و مارجَعَ
عن دعواه،
و فرعون أغرق
فی الیمّ وما رَجَع
عن دعواه
ولم یُقرّ بالواسطة الیه،
لکنّه قال:
﴿ امنتُ لا اله الاّالذی آمنت به بنو اسرائیل ﴾[1]
ألا تری أنّ الله
سبحانه عارضّ
جبریل فی بابه
فقال:
"لِمّ حشوتَ فاه رملا"۔

۲۵ وأنا ان قُتلتُ
و قُطعَت یدای
و رجلای
مارجعت
عن دعوای۔

۱ سورة یونس، ۹۰

بنیاد جلد سوم شمارہ:۱، ۲۰۱۲ء

۲۳ اور میں کہتا ہوں—
"اگر تم لوگ اُس کو نہیں جانتے ہو
تو اس کے نشان کو جانو!
اور میں وہ نشان ہوں!
اور میں حق ہوں— انا الحق!
اور میں حق ہوں اس لیے کہ
آنے جانے والے بے کراں زمانوں کے کسی بھی لمحے میں
کوئی ایسا لمحہ نہیں کہ جب
حق سے میری پیوستگی ٹوٹ گئی ہو اور
میں نے حق کو حق نہ مانا ہو!

۲۴ ابلیس اور فرعون میرے دوست اور استاد ہیں۔
ابلیس کو آگ سے ڈرایا گیا مگر
وہ اپنے دعوے سے نہ پھرا۔ اور فرعون کو
کھلے سمندر کی موجوں میں غرق کر دیا گیا
مگر نہ وہ اپنے دعوے سے کنارہ کش ہوا اور
نہ خدا تک رسائی کے لیے کسی واسطے پر آمادہ ہوا—
مگر فرعون نے یہ ضرور کہہ دیا کہ
'لو، میں ایمان لایا اس بات پر کہ
سوائے اس کے کوئی خدا نہیں کہ جس پر
ایمان ہے بنی اسرائیل کو!'[1]
اور کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے اپنی شان میں
جبرئیل کے لیے روک پیدا کی اور پوچھا اس سے کہ
'تو نے اس کے مُنھ میں خاک کیوں بھر دی تھی؟'

۱ سورۂ یونس، آیت ۹۰

٢٦ اشتُقّ اسم
" ابليس"
من اسمه:
فعين عزازيل لعلوّ همّته،
والزاى لا زدياد الزيا دة
فى زيادته
والألف آ راؤ فى ألفته،
والزاى الثانية لزهده
فى رتبته،
والياء حين يأ وى الى
علم سابقته
وللام لمجادلته
فى بليّته۔

٢٧ قال له:
"لِم لا تسجد يا أيها المهين؟"
قال:
"أنا محبّ والمُحب مهين"
انكَ تقول
"مهين" وأنا قرأت
فى كتاب مبين مايجرى
علىّ يا ذا القوّةالمتين۔
كيف أذلُّ وقد

۲۵ اور میں—
اگر میرے دونوں ہاتھ کاٹ دیے جائیں، اور دونوں پاؤں کاٹ دیے جائیں،
اگر مجھے جان سے بھی مار دیا جائے، تب بھی
میں اپنے دعوے سے نہیں پھروں گا!''

۲۶ ''ابلیس'' کا لفظ ''عزازیل'' میں تغیر سے پھوٹا ہے۔
''عزازیل'' کی ''عین'' اس کی ہمت کی بلندی کے لیے تھی اور
''زے'' اس کی افزونی کے لیے،
خدا کی الفت میں وہ جو سوچتا سمجھتا تھا اس کے لیے ''الف''،
دوسری ''زے'' زہد میں اس کے رتبے کے لیے،
''یے'' اس لمحے کے لیے جب وہ پناہ ڈھونڈے، اور
''لام'' اس جنگ کے لیے جو وہ اپنی آزمائش کی گھڑی میں کرتا تھا—

۲۷ خدا نے ابلیس سے پوچھا—
''اے بے آبرو ہونے والے!
تو نے کیوں سجدہ نہیں کیا؟''
ابلیس نے کہا—
''مجھے عاشق کہیے!
اور عاشق تو بے آبرو ہی ہوتا ہے!
آپ نے مجھے بے آبرو کہا، میں نے تو کھلی کتاب میں یہ پڑھ لیا تھا
او بھرپور قوت والے،
کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے!
اور میں کیسے ذلیل وخوار کیا جاؤں گا، اور
''آپ نے تو مجھے آگ سے بنایا ہے اور آدم کو خاک سے''[1]

[1] سورۃ الاعراف، آیت ۱۲

﴿خلقتني من نار و خلقته من طين﴾ [١]
و هما ضدّان
لا يتوافقان
و انّي في الخدمة أقدَم،
و في الفضل أعظم،
وفي العلم أعلم،
وفي العمر أتم۔

۲۸ قال
له الحقُّ سبحانه:
"الا ختيار لي لا لكَ"
قال:
"الا ختيارات كلّها
و اختياري لكَ،
قد اخترت لي يا بديع،
وان منعتني عن سجوده،
فأ نت المنيع،
وان أ خطأ تُ في المقال،
فلا تهجرني
فأ نتَ السميع۔
وان أ ردتَ
أن أسجدَ له
فأ نا المطيع،

١ سورة الأعراف،١٢

اور یہ دونوں، آگ اور خاک، ایک دوسرے کی ضد ہیں
ان دونوں میں سمجھوتا نہیں ہوسکتا!
میں خدمت میں آدم سے پہلے ہوں!
فضل میں اس سے برتر ہوں!
میرا علم فزوں تر،
میرا سن وسال بیشتر!''

۲۸ حق نے — کہ سب تعریف اس کی — کہا کہ
''اے ابلیس! اختیار میرے پاس ہے
تیرے پاس نہیں!''
ابلیس نے کہا —
''اے کائنات آفریں!
ہاں سارے اختیارات تیرے ہی پاس ہیں،
اور یوں بھی ہے کہ میرا اختیار بھی
تیرے ہی پاس تو ہے!
اور میرے لیے تو اپنا اختیار
پہلے ہی بروئے کار لا چکا تھا!
میں آدم کے آگے جو سجدہ کرنے سے رک گیا تھا
تو تُو ہی تو روکنے والا تھا!
اور اب اگر بات کرنے میں مجھ سے لغزش ہونے لگی ہے،
تو مجھے اکیلا نہ چھوڑ
کہ تو ہی سب سے زیادہ بات کو سننے والا ہے!
اگر تو نے چاہا ہوتا کہ میں
آدم کو سجدہ کروں تو میں تو مطیع تھا!

لا أعرف في العارفين
أعرف بك مني"۔

۲۹ وقال :
لاتلمني
فاللّوم مني بعيدُ
وأجرُ سيّدي،
فّانيّ وحيدُ
ان في الوعدِ،
وَ عدك الحقّ حقّاً
ان في البدو،
بدو أمري سديدُ
مَن أراد الخطاب
هذا كتابي فاقرؤوا
واعلموا بأنّي شهيدُ

۳۰ ياأخي،
سُمي " عزازيل "
لأنّه عُزِلَ
وكان " معزولاً "
في ولايته،
مارجع من بدايته
الي لأ نهايته
لأنّه ما خرج من نهايته ۔

میں تو سارے عارفوں میں سے کسی ایک ایسے کو نہیں جانتا
کہ جو تجھ کو جاننے میں
مجھ سے بہتر ہو!

۲۹ مجھے برا مت کہہ
کہ ملامت مجھ سے بہت دور ہے!
مجھے اجر دے میرے آقا!
کہ میں اکیلا رہ گیا ہوں!
سچ یہ ہے کہ وعدوں کے آستان میں
ایک وعدہ جو تیرا ہے
وہ سچا ہے!
اور ان شبستانوں میں
جہاں پردے اٹھا دیے جاتے ہیں
وہاں میری داستان کی پردہ دری
کیا مناسب ہے!
یہ جو میں لکھتا ہوں ——
اسے لوگوں کے سامنے بیان کیا جائے اگر زبانی ،تو یوں کہ
میری تحریر کو پڑھا جائے —— اور بس
یہ جان لیا جائے کہ
میں شہید کیا گیا ہوں!''

۳۰ میرے بھائی ——
ابلیس کو نام ''عزازیل'' اس لیے دیا گیا تھا کہ وہ
سب سے کاٹ کر الگ کر دیا گیا تھا
اور یوں

٣١ خروجه معكوس
فى استقرار تأريسه،
مشتعلاً بنار تعريسه
و نور ترويسه۔

٣٢ و قواصيه
بمحل رميض،
مقابضه بَعلٍ رميض،
شراهمه برهميه،
صوارمه مُخليّة،
عما فطهمية۔

٣٣ هاه، يا أخى
لوفهمت لترضمت
الرضم رضماً،
و تو همت الوهم
و هماً ورجعت غمّاً،
وفنيت همّاً۔

٣٤ فصحاء القوم
فى بابه خَرَسوا،
والعرفاء عجزوا
عمّا درسوا،
هو الذى

خدادوستی سے ٹوٹا
اور معزول ہوا...
وہ اپنے انجام کو جو پہنچا تو اپنے آغاز سے
واپس لوٹ کر نہیں،
نہیں، وہ اپنے انجام میں یوں پھنس کر رہ گیا کہ
اپنے انجام سے باہر ہی نہ نکل پایا

۳۱ اس نے اپنے کھیت کی دہقانی کا دامن
تھامے رکھا تھا اور یوں
اس کا باہر نکال دیا جانا
ایک الٹ بات تھی—
اس کڑی کی دہک سے کہ جس نے اسے خدا سے جوڑا تھا
اور کبریائی کے ساتھ اپنی افزونی کی امڈتی ہوئی روشنی سے
وہ شعلہ ریز تھا!

۳۲ ....
....

۳۳ آہ! میرے بھائی!
اگر تم یہ بات سمجھ گئے ہو
تو تم جلتے ہوئے پتھر کو
جلتا ہوا ہی دیکھو گے!
اور وہم کو وہم ہی گمان کرو گے
اور غم زدہ ہی لوٹ جاؤ گے
اور دکھ کی لپیٹ میں
اپنے آپ سے ہی جدا ہو جاؤ گے۔